# مصائب وغم میں صبر مگر کیسے؟

محترمہ رضوانہ عثمان

دنیا کی زندگی میں کوئی بھی انسان رنج وغم ، مصیبت وتکلیف آفت وناکامی اور نقصان سے بے خوف اور مامون نہیں رہ سکتا، البتہ مومن اور کافر کے کردار میں یہ فرق ضرور ہوتا ہے کہ کافر رنج وغم کے ہجوم میں پریشان ہوکر ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے مایوسی کا شکار ہوکر ہاتھ پیر چھوڑ دیتا ہے اور بعض اوقات غم کی تاب نہ لاکر خودکشی کر لیتا ہے اور مومن بڑے سے بڑے حادثے پر بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا اور صبر وثبات کا پیکر بن کر چٹان کی طرح جما رہتا ہے وہ یوں سوچتا ہے کہ جو کچھ ہوا تقدیر الٰہی کے مطابق ہوا خدا کا کوئی حکم مصلحت وحکمت سے خالی نہیں ۔اور یہ سوچ کر کہ خدا جو کچھ کرتا ہے اپنے بندے کی بہتری کیلئے کرتا ہے یقیناً اس میں خیر کا پہلو ہوگا۔

مومن کو ایسا روحانی سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ غم کی چوٹ میں لذت آنے لگتی ہے اور تقدیر کا یہ عقیدہ ہر مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**ما اصاب من مصيبة في الارض ولا في انفسكم الا في كتب من قبل ان نبراها ان ذلك على الله يسير . لكيلا تأسوا على ما فاتكم (الحديد: ۲۳، ۲۲)**

"جو مصائب بھی روئے زمین میں آتے ہیں اور جو آفتیں بھی تم پر آتی ہیں وہ سب اس سے پہلے کہ ہم انہیں وجود میں لائیں ایک کتاب میں لکھی ہوئی محفوظ اور طے شدہ ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بات خدا کیلئے آسان ہے تاکہ تم اپنی ناکامی پر غم نہ کرتے رہو"

یعنی تقدیر پر ایمان لانے کا ایک فائدہ یہی ہے کہ مومن بڑے سے بڑے سانحے کو بھی قضا وقدر کا فیصلہ سمجھ کر اپنے غم کا علاج کر لیتا ہے اور پریشان نہیں ہوتا۔ وہ ہر معاملے کی نسبت اپنے مہربان خدا کی طرف کر کے خیر کے پہلو پر نگاہ جمالیتا ہے اور صبر وشکر کر کے ہر شر میں سے اپنے لئے خیر نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مومن کا معاملہ بھی خوب ہی ہے وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے خیر ہی سمیٹتا ہے اگر وہ دکھ بیماری اور تنگدستی سے دوچار ہوتا ہے تو سکون کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور یہ آزمائش اسکے حق میں خیر ثابت ہوتی ہے اور اگر اس کو خوشی اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ خوشحالی اس کیلئے خیر کا سبب بنتی ہے۔ (مسلم)

جب رنج وغم کی کوئی خبر سنیں یا کوئی نقصان ہو جائے تو فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں یعنی ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے سب اللہ کا ہی ہے۔ اس نے دیا ہے اور وہی لینے والا ہے ہم بھی اس کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی ہیں اس کا ہر کام مصلحت، حکمت اور انصاف پر مبنی ہے وہ جو کچھ کرتا ہے کسی بڑی خیر کے پیش نظر کرتا ہے وفادار غلام کا کام ہے کہ کسی وقت بھی اسکے ماتھے پر شکن نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

**ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين. الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه رجعون. اولئك عليهم صلوة من ربهم ورحمة و اولئك هم المهتدون (البقرة)**

"اور ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، بھوک، جان ومال کے نقصان اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اور خوشخبری ان لوگوں کو دیجئے جو مصیبت پڑنے پر صبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم خدا ہی کے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی اور اس کی رحمت ہوگی ایسے ہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جس مسلمان کو بھی کوئی قلبی اذیت، جسمانی تکلیف اور بیماری کوئی رنج غم اور دکھ پہنچتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے ایک کانٹا بھی چبھ جاتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے" (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جتنی سخت آزمائش اور مصیبت ہوتی ہے اتنا ہی بڑا اس کا صلہ ہوتا ہے اور اللہ جب کسی گروہ سے محبت کرنے لگتا ہے تو ان کو (مزید نکھارنے اور کندن بنانے کیلئے) آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو لوگ خدا کی رضا پر راضی ہیں خدا بھی ان سے راضی ہوتا ہے اور جو اس آزمائش میں خدا سے ناراض ہوں خدا بھی ان سے ناراض ہوجاتا ہے" (ترمذی)

کسی تکلیف اور حادثے پر اظہار غم ایک فطری امر ہے البتہ اس بات کا پورا پورا خیال رکھیں کہ غم واندہ کی انتہائی شدت میں بھی زبان سے کوئی ناحق بات نہ نکلے اور صبر وشکر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔

جناب حضرت محمد ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم علیہ السلام نبی ﷺ کی گود میں تھے اور جان کنی کا عالم تھا یہ رقت انگیز منظر دیکھ کر نبی ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے مغموم ہیں مگر زبان سے وہی نکلے گا جو پروردگار کی مرضی کے مطابق ہوگا۔ (مسلم)

غم کی شدت میں بھی کوئی ایسی حرکت نہ کیجئے جس سے ناشکری اور شکایت کی بو آئے اور جو شریعت کے خلاف ہو۔ دھاڑیں مار مار کر رونا، گریبان پھاڑنا اور گالوں پر طمانچے مارنا، چیخنا چلانا اور ماتم میں سر، سینہ پیٹنا مومن کیلئے کسی طرح جائز نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص گریبان پھاڑتا گالوں پر طمانچے مارتا اور جاہلیت کی طرح چیختا اور چلاتا اور بین کرتا ہے وہ میری امت میں سے نہیں'' (ترمذی)

بیماری کو برا بھلا نہ کہیے اور نہ کوئی حرف شکایت زبان پر لائیے بلکہ صبر وضبط سے کام لیجئے اور اجر آخرت کی تمنا کیجئے۔ بیماری جھیلنے اور اذیتیں برداشت کرنے سے مومن کے گناہ دھلتے ہیں اور اس کا تزکیہ ہوتا ہے اور آخرت میں اجر عظیم ملتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''مومن کو جسمانی اذیت یا بیماری یا کسی اور وجہ سے جو بھی دکھ پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے'' (متفق علیہ)

ایک بار نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کو کانپتے دیکھ کر پوچھا اے ام سائب یا مسیب! کیا بات ہے تم کیوں کانپ رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے بخار نے گھیر رکھا ہے اس کو خدا سمجھے۔ نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ نہیں بخار کو برا مت کہو اس لئے کہ بخار اس طرح اولاد آدم کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو دور کر کے صاف کرتی ہے'' (مسلم)

کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ غم نہ منایئے عزیزوں کی موت پر غمزدہ ہونا اور آنسو بہانا ایک فطری امر ہے لیکن اس کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کسی مومن کیلئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے البتہ بیوہ کے سوگ کی مدت چار مہینے دس دن ہے اس مدت میں نہ وہ کوئی رنگین کپڑا پہنے، نہ خوشبو لگائے اور نہ کوئی اور بناؤ سنگار کرے'' (ترمذی)

رنج اور مصیبت میں ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کیجئے! نبی اکرم ﷺ جب غزوہ احد سے واپس تشریف لائے تو خواتین اپنے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کا حال معلوم کرنے کیلئے حاضر ہوئیں جب حضرت حمنہؓ بنت جحش نبی ﷺ کے سامنے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں صبر کی تلقین فرمائی اور کہا اپنے بھائی عبداللہ ﷺ پر صبر کرو۔ انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور مغفرت کی دعا کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا اپنے ماموں حمزہؓ پر بھی صبر کرو انہوں نے پھر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور دعائے مغفرت کی۔ راہ حق میں آنے والی مصیبتوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کیجئے۔ اور اس راہ میں جو دکھ پہنچیں ان پر رنجیدہ ہونے کی بجائے مسرت محسوس کرتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے اپنی راہ میں آپ کی قربانی قبول فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ حضرت اسماءؓ سخت بیمار پڑیں حضرت ان کی عیادت کیلئے آئے ماں نے ان سے کہا بیٹے میری یہ آرزو ہے کہ دو باتوں میں سے ایک جب تک نہ دیکھ لوں خدا مجھے زندہ رکھے یا تو تُو میدان جنگ میں شہید ہو جائے اور میں تیری شہادت کی خبر سن کر صبر کی سعادت حاصل کروں یا تو فتح پائے اور میں تجھے فاتح دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں۔ خدا کا کرنا کہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے ان کی زندگی میں ہی جام شہادت نوش فرمایا شہادت کے بعد حجاج نے ان کو سولی پر لٹکا دیا۔

حضرت اسماءؓ کافی ضعیف ہو چکی تھیں۔ لیکن انتہائی کمزوری کے باوجود بھی وہ یہ رقت انگیز منظر دیکھنے کیلئے تشریف لائیں اور اپنے جگر گوشے کی لاش دیکھ کر رونے پیٹنے کی بجائے حجاج سے خطاب کرتے ہوئے بولیں:

''اس سوار کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ گھوڑے کی پیٹھ سے نیچے اترے''

دکھ درد میں ایک دوسرے کا ساتھ دیجئے۔ دوستوں کے رنج وغم میں شرکت اور ان کا غم غلط کرنے میں ہر طرح کا تعاون کیجئے۔ نبی مکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''سارے مسلمان مل کر ایک آدمی کی طرح ہیں کہ اگر اس کی آنکھ بھی دکھے تو سارا بدن دکھ محسوس کرتا ہے اور اگر سر میں درد ہو تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے'' (مسلم)

حضرت جعفر طیارؓ جب شہید ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جعفر کے گھر کھانا بھجواؤ اس لئے کہ آج وفور غم میں ان کے گھر والے کھانا نہ پکا سکیں گے۔ (ابوداؤد)

اور نبی اکرم ﷺ نے کہ بھی فرمایا جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا خود مصیبت زدہ کو ملے گا (ترمذی)

مصائب کے نزول اور غم کے ہجوم میں خدا کی

طرف رجوع کیجئے اور نماز پڑھ کر نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ سے دعا کیجئے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"یایھا الذین امنوا استعینو ا بالصبر و الصلوۃ (البقرۃ)

''اے ایمان والو! (مصائب اور آزمائش میں) صبر اور نماز سے مدد لو''

غم کی کیفیت میں آنکھوں سے آنسو بہنا، رنجیدہ ہونا فطری بات ہے البتہ دھاڑیں مار مار کر رونے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فکر مند ہوتے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرماتے ''سبحان اللہ العظیم''۔ اور جب زیادہ گریہ وزاری اور دعا کا انہماک بڑھ جاتا تو فرماتے ''یا حیی یا قیوم'' (ترمذی)

رنج وغم کی شدت، مصائب کے نزول اور پریشانی و اضطراب میں یہ دعائیں پڑھیے۔ حضرت سعد ابن وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت یونس علیہ السلام ذوالنون نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے جو دعا کی تھی وہ یہ تھی:

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین''(الانبیاء)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بے عیب و پاک ہے میں ہی اپنے اوپر ظلم ڈھانے والا ہوں۔

جو مسلمان بھی اپنی کسی تکلیف یا تنگی میں خدا سے یہ دعا مانگتا ہے اللہ اسے ضرور قبولیت بخشتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب کسی رنج وغم میں مبتلا ہوتے تو یہ دعا کرتے:

''لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم. لا الہ الا اللہ رب السموت و رب الارض رب العرش الکریم''(بخاری، مسلم)

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ عرش عظیم کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ آسمان و زمین کا مالک ہے عرش بزرگ کا مالک ہے۔

اگر خدانخواستہ مصائب اور آلام اس طرح گھیر لیں کہ زندگی دشوار ہو جائے اور رنج وغم ایسی ہیبت ناک شکل اختیار کر لیں کہ زندگی وبال معلوم ہونے لگے تب بھی کبھی موت کی تمنا نہ کیجئے اور نہ کبھی اپنے ہاتھوں ہلاک ہونے کی شرمناک حرکت کیجئے یہ بزدلی بھی ہے اور بدترین قسم کی خیانت اور معصیت بھی۔ ایسے اضطراب اور بے چینی میں برابر خدا سے یہ دعا کرتے رہیے۔

اللھم احیینی ما کانت الحیوۃ خیر الی و توفنی اذا کانت الوفاۃ خیراً لی. (بخاری، مسلم)

اے اللہ! جب تک میرے حق میں زندہ رہنا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں موت ہی بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

جب کسی کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھیں تو یہ دعا پڑھیے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

جس نے بھی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا مانگی انشاء اللہ وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

الحمد اللہ الذی عافانی مما ابتلاک اللہ بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً (ترمذی)

''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچائے رکھا جس میں تم مبتلا ہوا اور اپنی بہت سے مخلوقات پر مجھے فضیلت بخشی''

اللہ رب العزت ہم سب کو مصائب اور تکالیف سے محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

بقیہ: کشمیر کی جلتی وادی

خون ہے۔ اگر ایسے ہی حالات اُن کی قوم کے ساتھ ہوتے تو اللہ کی قسم یہ عیسائی یہ یہودی اُس کے لئے تڑپ تڑپ جاتے۔ اللہ رب العزت نے تو فرمادیا ہے "یہ عیسائی اور یہودی کبھی تمھارے دوست نہیں ہو سکتے" اور اللہ کے فضل سے حضرت علامہ اقبالؒ کی ہزاروں سال لہو رونے کے بعد دُعا اب قبولیت کے درجے کو پہنچی ہے

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیری بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

اور اب کشمیریوں نے آزادی کی ہر قیمت چکانے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ اب ان شہادتوں کے متوالوں کا کارواں آزادی کی صبح تک نہیں رک سکتا۔ چاہے اس کے لئے کوئی بھی قیمت چکانی پڑے۔ انشاء اللہ۔ مگر میں دُنیا کے منصفوں، انسانیت دوست تنظیموں، انسانی حقوق کے علم برداروں سے کہتا ہوں کہ یا تو اپنے دعوؤں کے پھریرے لہرانے بند کردو یا.

## پھر...... کشمیر کی جلتی وادی سے بہتے ہوئے خون کا شور سنو!

آخر میں دُعا ہے اللہ تعالیٰ جلد از جلد کشمیریوں کو آزادی کی نعمت سے مالا مال کرے۔ آمین۔ کیونکہ اُنکی آزادی میں ہی ہماری بقاء اور آزادی کی فضا مضمر ہے۔ سچ پوچھئے تو کشمیری ہماری ہی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کیونکہ قائد اعظمؒ کی وہ بات بھی یاد رہے کہ ''کشمیر ہماری شہ رگ ہے'' ذرا غور تو کریں اور مجھے جواب دیں کہ کوئی اگر ہماری شہ رگ کاٹ دے تو کیا ہم زندہ رہ سکتے ہیں؟

وما علینا الا البلاغ